طالب محسن

کلمۂ توحید اور جنت

(مسلم، رقم ۲۶)

عن عثمان رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: من مات، وھو یعلم أنہ لا إلٰہ إلا اللّٰہ، دخل الجنۃ.

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس طرح فوت ہوا کہ وہ جانتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ جنت میں داخل ہوا۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

لغوی مباحث

وھو یعلم: وہ جانتا ہے۔ یہ فعل یہاں اپنے کامل معنی میں آیا ہے۔ یعنی پوری طرح جان لینا۔ نحوی اعتبار سے یہ حال کے محل پر ہے۔

إلٰہ: وہ ہستی جس کی پرستش کی جاتی ہے۔ یعنی اسے اسباب سے ماورا قدرت کا اہل مانتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے نذر نیاز، تذلل، تضرع اور دعا و مناجات کی مختلف رسوم ادا کی جاتی ہیں۔

معنی

یہ روایت اپنے ظاہری معنی میں قرآن مجید اور بہت سی دوسری روایات کے خلاف ہے۔ قرآن مجید صریح الفاظ

میں بیان کرتا ہے کہ آخرت کی کامیابی ایمان اور عمل صالح پر منحصر ہے۔ یہ بات قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان ہوئی ہے۔ کئی روایات بھی اسی مضمون کی حامل ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ایسی روایات بھی کتب حدیث میں منقول ہیں جن میں وہی بات بیان ہوئی ہے جو زیر بحث روایت میں منقول ہے۔ غالباً انھی روایات کے باعث امت میں یہ بات زیر بحث رہی ہے کہ معصیت کے ارتکاب پر صاحب ایمان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ امام نووی نے اس حدیث کی شرح کے تحت مختلف گروہوں کی آرا تلخیصاً نقل کی ہیں:

''اہل شہادت میں سے جو اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوا ہو، اس کے بارے میں لوگوں نے مختلف آرا قائم کی ہیں۔ مرجئہ کی رائے یہ ہے کہ معصیت ایمان کے ساتھ ضرر رساں نہیں ہے۔ خوارج کے نزدیک ضرر رساں ہے اور اس سے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ اگر معصیت کبیرہ ہو تو ہمیشہ کے لیے جہنمی ہے۔ اسے نہ مومن کہا جائے گا نہ کافر، بلکہ فاسق کہا جائے گا۔ اشعریہ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ وہ مومن ہے اگرچہ اللہ اسے معاف نہ کریں اور عذاب دیں۔ مزید برآں وہ ہر حال میں جہنم سے نکلے گا اور جنت میں جائے گا۔'' (شرح نووی ۱/۲۱۸)

اسی طرح شارحین حدیث نے اس تضاد کو دور کرنے کے لیے مختلف حل پیش کیے ہیں۔ ایک حل یہ ہے کہ آپ کا یہ ارشاد اس دور سے متعلق ہے جب ابھی اوامر ونواہی نہیں اترے تھے۔ ظاہر ہے، یہ حل نا قابل قبول ہے۔ اس لیے کہ اس مضمون کی روایات کے راوی حضرت معاذ، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت ابو ہریرہ بھی ہیں۔ ان میں سے عبادہ بن صامت کی روایت: 'من شهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله دخل الجنة' (جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، وہ جنتی ہے۔) ایسی روایت ہے جو انھوں نے اپنی موت کے وقت بیان کی ہے۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ کی روایت تو مدینہ ہی سے متعلق ہے اور ابو ہریرہ شریعت کے احکام کے نزول کے بعد کے زمانے میں ایمان لائے ہیں۔ غرض یہ کہ یہ حل حقیقت میں کوئی حل نہیں ہے۔

دوسرا حل یہ ہے کہ اس طرح کی روایات میں 'خلود فی النار' (یعنی ہمیشہ کی جہنم) کی نفی کی گئی ہے۔ یہ بات بھی محل نظر ہے۔ یہ حل زیر بحث روایت میں تو قبول کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس روایت کی کیا تاویل ہوگی جس میں آگ پر حرام کیے جانے کی نوید سنائی گئی ہے۔

اصل یہ ہے کہ ان روایات میں نہ محض ایمان کو یقینی نجات کی ضمانت قرار دیا گیا ہے اور نہ اہل ایمان کے لیے دوزخ سے نکل آنے کے امکان کی خبر دی گئی ہے۔ اس روایت کو سمجھنے کے لیے متکلم کی شخصیت کو پیش نظر رکھنا ضروری

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایمان اور بطور خاص توحید اور رسالت پر ایمان کی دعوت کوئی سادہ مطالبہ نہیں ہے۔ عرب کے معاشرے میں جو نامعلوم عرصے سے توحید کے صحیح تصور اور شریعت کی بیش تر تعلیمات سے محروم ہو چکا تھا، ایک فرد کا توحید پر ایمان، بعض روایات کے مطابق اس کا برملا اظہار اور ایک شخص کو خدا کا پیغمبر مان لینا ایک نئی زندگی گزارنے کا سرعنوان تھا۔ یہ ایک بڑا فیصلہ تھا۔ ایک ایسا فیصلہ جس کی قیمت تمام دنیوی مفادات سے محرومی ہو سکتی تھی۔ چنانچہ توحید کی معرفت اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کا فیصلہ اگر پوری شان سے کر لیا جاتا ہے تو ایسا آدمی اسی نوید کا مستحق ہے۔

یہ روایت ہم نسلی مسلمانوں سے براہ راست متعلق نہیں ہے۔ ہمارے لیے یہ بشارت صرف اسی صورت میں ہے جب ہم خود ایمان کی حقیقت کو دریافت کریں اور پھر اپنے آپ کو اسوۂ پیغمبر میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہوئے موت سے ہم کنار ہوں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس روایت میں 'یعلم' کا لفظ آیا ہے۔ یہ لفظ اس ساری تفصیل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے نزدیک روایت میں الفاظ کے بارے میں یہ یقینی نہیں ہوتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کہا ہو۔ جیسا کہ آپ متون کی بحث میں دیکھیں گے۔ 'یعلم' کی جگہ 'یشھد' کا لفظ بھی آیا ہے۔ توحید کے ساتھ رسالت پر ایمان بھی بیان ہوا ہے۔ قرآن مجید دوسری روایات اور اس مضمون کی روایات میں الفاظ کے فرق کو سامنے رکھیں تو یہی شرح موزوں ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متون

یہ مضمون مختلف روایات میں اختلاف الفاظ کے ساتھ روایت ہوا ہے۔ مثلاً حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

من كان آخر كلامه : لا إله إلا الله دخل الجنة. (ابوداؤد، رقم ۳۱۱۶)	''جس کی آخری بات لا الہ الا اللہ ہوگی، جنت میں جائے گا۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

من لقى الله لايشرك به شيئا دخل الجنة. (بخاری، رقم ۱۲۹)	''جو اللہ سے اس حال میں ملا کہ اس نے شرک نہیں کیا ہوگا، جنت میں جائے گا۔''

ایک روایت میں ہے:

ما من عبد يشهد أن لا إله إلا اللّٰه وأن محمد عبده ورسوله الا حرمه على النار. (مسلم، رقم ۳۲)

''اس بندہ پر لازماً آگ حرام کر دی جائے گی جو برملا اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔''

ابوہریرہ سے روایت ہے:

أشهد أن لا إلـه إلا اللّٰه وأنى رسول اللّٰه، لا يلقى اللّٰه تعالىٰ بهما عبد غير شاك فيهما الا دخل الجنة. (مسلم، رقم ۲۷)

''جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور میں اس کا رسول ہوں، جو بندہ اللہ تعالیٰ سے ان کے ساتھ اس طرح ملے کہ اسے ان دونوں باتوں میں کوئی شک نہ ہو، وہ جنت میں جائے گا۔''

اسی طرح بخاری کی ایک روایت میں ان الفاظ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے:

حرم اللّٰه على النار من قال لا اله الا اللّٰه يبتغى بذلك وجه اللّٰه تعالىٰ. (رقم ۴۱۵)

''اللہ نے اس پر آگ حرام کر دی جس نے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا اور اس سے اس کے پیش نظر خدا کی رضا تھی۔''

بطور خاص یہ روایت دو اختلافات کے ساتھ مختلف کتب حدیث میں منقول ہے۔ ایک تو 'یعلم' کی جگہ 'یشھد' کا فعل ہے اور دوسرا یہ کہ توحید کے ساتھ رسالت کا بھی ذکر ہے۔

کتابیات

احمد، رقم ۴۶۴، ۴۹۸، ۲۲۰۵۶۔ ابن حبان، رقم ۲۰۱۔ سنن کبریٰ، رقم ۱۰۹۵۲، ۱۰۹۵۳، ۱۰۹۵۴، ۱۰۹۶۴۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org